تعددِ ازدواج پر امینہ ودود کا نقطہ نظر: ایک تنقیدی تجزیہ

Amina Wadud's Perspective on Polygamy: A Critical Analysis

Dr. Khaista Rahman
Subject Specialist, Pakistan International School Doha, Qatar.
Email: krshahabiiui@gmail.com

Mian Mujahid Shah
Ph.D Research Scholar, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: khurasani1987@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
In Islam woman has become a subject of debate in the last few decades. The issues regarding women need a careful study. Some issues have aroused due to misinterpretation and misunderstanding of Quranic instructions regarding women. Polygamy is one of those issues. This practice has been criticized by many modern Muslim scholars including Amina Wadud. The current paper investigates Wadud's view regarding polygamy in Islam. The paper also gives a brief overview of her approch to the Quranic teachings. According to her, the purpose of polygamy was only to protect the wealth of orphan girls. She maintains that the practice of polygamy is not practical in 21st century because the women no more need the aproval of men for their survival as was in the past. She spacifies verse 3 of suah Al-Nisa with orphan girls and denies its generalization. She also suggests that the custom of more than one wife be abondoned. This paper, thus, critically analyzes her perspective on polygamy and at the end concludes that the custom of polygamy is neither confine to orphan girls nor does it need to be stopped. Furthermore, it does not degrade women. Instead in some situations, such as during imbalance in men and women ratio it is in favour of women.

Keywords: *Islam, Polygamy, Amina Wadud, Surah Nisa: 4, Western society.*

تعارف

اسلام میں تعددِ ازدواج کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ایک رائے جدت پسند علماء کی ہے اور دوسری روایت پسند علماء کی۔جدت پسند علماء تعددازواج کے عمل کو عورت کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی تصور کرتے ہیں۔ان کے نزدیک، اسلام صرف ایک شادی پر زور دیتا ہے لہذا وہ کثرتِ زواج کے عمل کو مسترد کرتے ہیں۔دوسری جانب روایتی علماء اس عمل کو بعض شرائط کے ساتھ جائز سمجھتے ہیں۔[1] اور کثرتِ زواج کے جواز کے لیے سورۃ النساء کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔
"وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا"۔ترجمہ : "اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور

عورتوں میں سے جو بھی تمھیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمھیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمھاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاو۔"[2]
چونکہ ظہور اسلام سے پہلے عربوں میں تعدد ازدواج کے لیے کوئی حد مقرر نہیں تھی۔[3] اس زمانے میں عورتیں جبر اور ناانصافی کی زندگی بسر کرتی تھیں کیونکہ وہ مردوں کی ملکیت سمجھی جاتی تھیں۔[4] اسلام نے ان حالات سے نمٹنے کی کوشش کی اور اس عمل کو اس آیت کے ذریعے چار بیویوں تک محدود کردیا۔ تاکہ لڑائیوں میں جو شوہر مر جائے ان کی بیواؤں کے حقوق اور ان کے وقار کو برقرار رکھا جا سکے۔
عماد الدین ابنِ کثیر کے نزدیک یہ آیت ایک مرد کے لیے ایک ہی وقت میں چار بیویوں کی اجازت دیتی ہے۔ وہ اپنی تفسیر ابنِ کثیر میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ غیلان ابنِ سلمہ جب مسلمان ہوا تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ ان میں سے چار رکھ لے اور باقی کو طلاق دے دے۔[5] ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک تمام مسلم علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایک مرد ایک ہی وقت میں چار بیویاں رکھ سکتا ہے۔ انھوں نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن، میں غیلان کے علاوہ نوفل بن معاویہ کا واقعہ بھی نقل کیا ہے، جن کی پانچ بیویاں تھیں اور رسول اللہ نے انھیں ان میں سے ایک کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا ان کے نزدیک بھی ایک آدمی ایک وقت میں چار بیویاں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان کے درمیان انصاف قائم رکھے اور اگر اس کے لیے ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس معاملے میں مداخلت کرے۔[6]
چونکہ اس تحقیق کا مقصد تعدد ازدواج کے بارے میں صرف امینہ ودود کے نقطہ نظر کا احاطہ کرنا ہے اس لیے ہم یہاں دوسرے جدت پسند علماء کے نظریات کا ذکر نہیں کرینگے۔ اس تحقیق کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے امینہ ودود کا مختصر تعارف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کی اصول اور طرز استدلال پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں تعدد ازدواج پر ان کا موقف بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد ان کے موقف پر بحث کی گئی ہے اور آخر میں بحث سے حاصل ہونے والے نتائج ذکر کیے گئے ہیں۔

امینہ ودود کا مختصر تعارف

امینہ ودود ۱۹۵۴عیسوی کو بتسدہ (Bethesda) میں ایک افریقی، امریکی، مسیحی خاندان میں پیدا ہوئیں۔ ان کے خاندان پر نسل پرست امریکہ کے تناظر میں کافی مظالم ڈھائے گئے تھے۔[7] امینہ ودود نے ۱۹۷۲ء میں اس وقت اسلام قبول کیا جب وہ پنسلوانیا (Pennsylvania) یونیورسٹی میں انڈر گریجویٹ کی طالبہ تھیں۔[8] اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے اپنا نام مری تسلے (Mary Teasley) سے تبدیل کر کے امینہ ودود رکھ دیا۔
انھوں نے ۱۹۸۹ء میں میچیگن (Michigan) یونیورسٹی سے علومِ اسلامیہ میں پی، ایچ، ڈی کی۔ اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائیشیا میں تدریس کے شعبے سے منسلک ہوئیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائیشیا میں دو سال تک تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد، انھوں نے ورجینیا کومن ویلتھ یونیورسٹی (Virginia Commonwealth University) میں شمولیت اختیار کی۔[9] مارچ ۲۰۰۵ میں انھوں نے ایپیسکوپال چرچ (Episcopal Church) میں مردوں اور عورتوں کی مخلوط جماعت کو جمعہ کی نماز پڑھائی جس کی وجہ سے وہ اسلامی دنیا میں متنازعہ حیثیت اختیار کر گئیں۔[10] وہ ۲۰۰۸ میں ورجینیا یونیورسٹی سے بہ طور پروفیسر سبکدوش ہوئیں۔ اب وہ کینگ سکول آف مینسٹری، برکلے کیلیفورنیا (King's School of Ministry, Berkeley, California) میں وزٹینگ سکولر کے

طور پر پڑھاتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کو ریاست ہائے متحدہ اور بیرونِ ملک جیسے انڈونیشیا، ملائیشیا، جنوبی افریقہ اور جرمنی وغیرہ میں بطورِ مہمان اسپیکر کے بھی مدعو کیا جاتا ہے۔[11]

امینہ ودود کا طریقہ کار اور اصول

امینہ ودود کے مطابق قرآن کے مفسرین مرد ہی رہے ہیں اور عورتوں سے متعلق آیات کی تشریح بھی انھوں نے کی ہے لہٰذا عورتوں کی رائے کو نظر انداز کیا گیا ہے اس لئے تفسیر میں مرد مفسرین کے ذاتی خیالات کا عمل دخل زیادہ ہے اس لیے امینہ وہ عورتوں کے تناظر سے قرآن کی تشریح کرنے کی قائل ہے۔[12] وہ صرف قرآنِ کریم کو فقہی ماخذ کے طور پر قبول کرتی ہے۔ ان کے مطابق، قرآنِ کریم ہی مسائل کے استنباط کا آخری اور واحد ذریعہ ہے۔[13] وہ شعوری طور پر احادیثِ نبوی اور ثانوی ذرائع جیسے تعبیرات اور دیگر اسلامی ادب پر توجہ مرکوز نہیں کرتی۔[14] چونکہ قرآن کے بارے میں تمام مسلمان متفق ہیں کہ یہ تمام غلطیوں اور اختلافات سے مبرا ہے اس لئے وہ حدیث کے بجائے قرآن پر زور دیتی ہے۔ اور تسلیم کرتی ہے کہ "قرآن ذریعہ ہے اور لوگ وسائل ہیں۔"

[15] the Qur'an is the source, people are the resources

لہٰذا وہ متن اور تفسیر کے درمیان فرق پر زور دیتی ہے۔ چونکہ تفسیر انسانی عمل ہے اس لئے اس کو محدود کوشش تصور کرتی ہے۔[16] اور تفسیر القرآن بالقرآن کی قائل ہے۔[17] قرآن کی کسی آیت کی تشریح کے لئے وہ پانچ باتوں پر زور دیتی ہے (۱) آیت کا پس منظر (۲) قرآن میں اسی طرح کے موضوعات پر بحث کے تناظر میں (۳) زبان کی روشنی میں (۴) عالمگیر قرآنی اصول کی روشنی میں اور (۵) قرآن کے مجموعی نظریہ کے تناظر میں۔[18] امینہ ودود کے کتاب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے استاد فضل الرحمٰن کے طریقہ کار سے متاثر ہے۔[19]

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امینہ ودود نے پوری توجہ دو طریقوں پر مرکوز کی ہے، یعنی موضوعاتی تشریح اور ہرمینیٹکس (Hermeneutic)۔ پہلے میں صنفی تعلقات شامل ہیں۔ اور ہرمینیٹکس (Hermeneutic) قرآن کے متن پڑھنے پر زور دیتا ہے، تاکہ نصوص کے درمیان تعلق کو تلاش کیا جائے اور قرآن میں خواتین کے تصور کو واضح کیا جاسکے۔

تعدد ازواج پر امینہ ودود کا موقف

تعدد ازدواج سے متعلق آیات کی تشریح کرتے ہوئے، امینہ ودود نے وحی کے پس منظر کی معاشرتی حالت کا تجزیہ کیا ہے اور متن کے درمیان تعلق کا جائزہ لیا ہے۔ وہ سورۃ النساء کی آیات نمبر ۲ -۳ کی تفسیر کر کے دوسری آیات کے ساتھ مطابقت پر بحث کرتی ہے۔ آیت کا تجزیہ کرتے ہوئے، وہ آیت کے نزول کے پس منظر، متن، اور عصری سیاق وسباق پر تبصرہ کرتی ہے-وہ سورۃ النساء کی آیات 2 -3 کے پس منظر میں لکھتی ہے کہ وحی کے نزول کے زمانے میں محکومی کی شادیاں ہوا کرتی تھیں کیونکہ اس دور میں عورت کا انحصار مرد پر تھا اور اسکی تمام مادی ضروریات اس کا باپ یا شوہر پوری کرتا تھا۔ لہٰذا ایک بچی کے لئے والد اور بالغ خاتون کے لئے شوہر ہی مثالی اشخاص تھے۔[20] وہ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴ کی عمومیت سے انکار کرتی ہے ان کے نزدیک یہ آیت یتیم بچیوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کے ساتھ خاص ہے۔ کیونکہ کچھ مرد سرپرست جو یتیم بچیوں کے مال کے نگران ہوتے تھے اپنے آپ کو ان کے مال کھانے سے باز نہیں رکھ سکتے تھے تو قرآن نے اس کا یہ حل پیش کیا کہ مرد سرپرست یتیم لڑکیوں سے شادی کر کے ان کی دولت کو جائز طریقے سے استعمال کرے۔ وہ لکھتی ہے کہ:

> [T]his verse is about treatment of orphans. Some male guardians, responsible for managing the wealth of orphaned female children, were unable to refrain from unjust management of that wealth. One solution suggested to prevent mismanagement was marriage to the female orphans. On the one hand, the Qur'an limited this number to four, and on the other hand, the economic responsibility of maintaining the wife would counterbalance the access to the wealth of the orphaned female through the responsibility of management.[21]

امینہ ودود کے مطابق، سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ انصاف کا تقاضہ کرتی ہے اور ایک مرد ایک سے زیادہ بیویوں میں ہر طرح کا مساوات قائم نہیں رکھ سکتا۔ وہ اپنے مواقف کی توثیق کے لئے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۲۹ (وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ تم کبھی بھی اپنی بیویوں کے درمیان انصاف قائم نہیں کرسکتے۔) کا حوالہ دیتی ہے۔ اور لکھتی ہے کہ بہت سے مفسرین بھی اس آیت کی روشنی میں ایک ہی شادی کے قائل ہیں۔[22]

وہ کہتی ہے کہ روایت پسند علماء کثرتِ زواج کے لئے تین جواز پیش کرتے ہیں جن میں سے پہلا مالی ہے یعنی ایک امیر شخص کو معاشی بدحالی جیسے بے روزگاری کے تناظر میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنی چاہیئے۔ امینہ ودود اس کو رد کرکے لکھتی ہے کہ یہ فرض کیا گیا ہے کہ تمام عورتیں مالی بوجھ ہیں جبکہ آج کے دور میں عورت کو اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے مرد کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ لہذا کثرتِ زواج اقتصادی مسائل کا حل نہیں ہے۔

امینہ ودود کے مطابق، تعدد ازواج کے لئے روایت پسند علماء دوسرا جواز یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عورت جب بچے جننے کے قابل نہ ہو تو مرد دوسری شادی کرسکتا ہے۔ وہ اس جواز کو اس لئے رد کرتی ہے کیونکہ قرآن میں اس کی کوئی توثیق نہیں ہے۔ لہذا دوسری شادی مرد اور عورت کے بانجھ پن کا حل نہیں بلکہ دنیا میں بہت سارے یتیم بچے ہیں انہیں گود دینا چاہیے تاکہ وہ ایک بے اولاد جوڑے کی محبت اور دیکھ بھال کا فائدہ اٹھاسکے۔

امینہ ودود کے مطابق ، تعدد ازواج کے لئے روایت پسند علماء تیسرا جواز یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جب مرد کو ایک بیوی سے جنسی تسکین حاصل نہ ہو رہا ہو تو اسے دوسری بیوی رکھنی چاہیے امینہ ودود کے مطابق، یہ خیال قرآن کے صریح خلاف ہے کیونکہ قران جہاں بیوی کو اخلاص، وفاداری اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی ہدایت دیتا ہے وہاں مرد بھی مراد ہوتا ہے لہذا مرد کو بھی چاہیے کہ وہ تہذیب یافتہ ہو اور اپنی جنسی ہوس کو قابو میں رکھ کر عورت کے ساتھ وفاداری کا مظاہرہ کرے۔[23] پس، امینہ ودود کے نظر میں تعدد ازواج عورت کے بانجھ پن ، اقتصادی مسائل یا مرد کے بے بنیاد ہوس کے حل کے لیے نہیں ہے۔

امینہ ودود کے نقطہ نظر کا تجزیہ

امینہ ودود کے نقطہ نظر کا تجزیہ پیش کرنے سے قبل یہاں پہلے ان آیات کو بیان کیا جاتا ہے، جو تعدد ازواج کے جواز کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۲ میں یتیموں کے مال کو ناجائز طریقے سے کھانے کو گناہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَءَاتُواْ ٱلْيَتَٰمَىٰٓ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُواْ ٱلْخَبِيثَ بِٱلطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَٰلِكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا.

ترجمہ : "اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھانہ جاو، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔"[24]

اور اگلی آیت یعنی نمبر ۳ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر یتیموں کے ساتھ شادی کر کے تم ان کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے تو اپنے پسند کی دوسری عورتوں کے ساتھ نکاح کر لو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُواْ فَوَٰحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُواْ"۔

ترجمہ : "اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاو۔"[25]

امینہ ودود کے نزدیک یہ آیت (نمبر ۳) یتیم بچیوں کے ساتھ منصفانہ سلوک اور ان کے مال کی حفاظت کے ساتھ خاص ہے اور اس آیت میں تعدد ازواج کا مقصد یتیم بچیوں کے ساتھ شادی کر کے ان کے مال کی حفاظت کرنا ہے۔ لیکن جیسے امینہ ودود سمجھتی ہے کہ ان کی مال کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ نکاح کرنا ہے آیت میں یہ ذکر سرے سے موجود نہیں ہے کیونکہ آیت میں "مِنْهن" کے بجائے "مِّنَ ٱلنِّسَآءِ" کہا گیا ہے لہذا اس آیت میں یتیم لڑکیوں کی تخصیص نہیں کی گئی ہے، جیسا کہ وہ خیال کرتی ہے، بلکہ اگر کسی کو یہ خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی کر کے وہ ان کے درمیان انصاف قائم نہیں رکھ سکے گا تو اسے چاہیئے کہ دوسری عورتوں کے ساتھ نکاح کر لے۔ البتہ دوسری عورتوں میں بھی برابری ضروری ہے اور اگر دوسری عورتوں میں بھی انصاف نہیں کر سکتا تو ایک ہی بیوی کے ساتھ گزارا کرے۔

امینہ ودود سورۃ النساء کی آیت ۱۲۹ (وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْۖ -یعنی "تم کبھی بھی اپنی بیویوں کے درمیان انصاف قائم نہیں کر سکتے۔") کا آدھا ترجمہ بیان کر کے لکھتی ہے کہ اس کی روشنی میں بہت سے مفسرین ایک ہی شادی کے قائل ہیں۔ جس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس آیت کو سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳ کے لئے ناسخ قرار دیتے ہو۔ آیت نمبر ۱۲۹ میں یہ بات واضح ہے کہ بیویوں میں انصاف کرنا ناممکن ہے لیکن آیت میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ مرد ایک سے زیادہ شادیاں ہی نہ کرے۔ اس آیت کو آیت نمبر ۳ کے لئے ناسخ بھی قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ آیت میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مرد اگر اپنی بیویوں میں سے ایک کو زیادہ چاہے تو اس کی وجہ سے دوسرے بیویوں کو نظر انداز نہ کرے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا۔

ترجمہ:"تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو، اس لئے بلکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔"[26]

عام سمجھ بوجھ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کوئی بھی شخص ایک سے زیادہ بیویوں میں جذباتی عدل قائم نہیں کر سکتا اور اس آیت کے پہلے حصہ میں بھی شاید اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے چونکہ ہر طرح کا انصاف قائم کرنا ناممکن ہے اس لئے قرآن نے اس کا مطالبہ بھی نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس آیت میں ان کے درمیان سلوک و برتاو کے عدل کا مطالبہ کیا ہے۔ اس لیے اس آیت میں فرمایا؛ " فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ

فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ " یعنی" بلکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھڑ لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو۔" اسکے علاوہ، چونکہ مرد نان نفقہ اور صحبت کے معاملے میں برابری رکھ سکتا ہے اس لیے اس آیت میں بھی یہی مطالبہ کیا گیا ہے۔ لہذا یہ آیت تعدد ازدواج کے عمل کو ختم کرنے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان انصاف قائم کرنے کا تقاضہ کرتی ہے۔

امینہ ودود کہتی ہے کہ آج کے دور میں عورتوں کو مردوں کے سہارے کی ضرورت نہیں ہیں کیونکہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتیں ہیں لیکن ایسا کہنا درست نہیں ہے کیوں کہ تمام عورتیں تو مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتیں ہیں نہ ہی تمام خود کفیل ہیں۔ دنیا کے تمام معاشروں کو مغربی معاشرے پر قیاس کرنا کہاں کا علمی اصول ہے؟ اور مغربی معاشرے میں بھی ایسے بہت سی عورتیں ہونگیں جن کا انحصار مردوں پر ہوگا۔ اور اگر عورتیں خود کفیل ہیں بھی تو انکے ساتھ مرد زبردستی دوسری یا تیسری شادی نہیں کرتے بلکہ شادی کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے اگر کوئی عورت پہلے سے شادی شُدہ مرد کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی تو وہ اپنی مرضی سے کسی غیر شادی شُدہ مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

عورت کے بانجھ پن کے معاملے میں امینہ ودود یہ مشورہ دیتی ہے کہ ایسی صورت میں مرد کو دوسری شادی کی بجائے یتیم بچوں کو گود لینا چاہئے کیونکہ ایسی صورت میں دوسری شادی کے حوالے سے قرآن کوئی توثیق نہیں کرتا- اس طرح سے یتیم بچے ایک بے اولاد جوڑے کی محبت اور دیکھ بھال کا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ بلاشبہ، اسلام میں یتیم بچوں کی کفالت اور ان کے ساتھ اچھے سلوک کے حوالے سے بہت سے تعلیمات ہیں لیکن ان کو گود دینے سے وہ پھر بھی اپنے حقیقی بچوں جیسے نہیں بن سکتے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی بچوں کو گود لیا جاتا تھا اور ان کے ساتھ بیٹوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو اپنا بیٹا بنایا تھا لیکن قرآن نے اس رسم کو مسترد کر دیا۔

"وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْؕ-ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْؕ-وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ. اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِۚ-فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْؕ-وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖۙ-وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا".

" اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"[27]

ان آیات کے نزول سے پہلے حضرت زید کو زید بن محمد ﷺ پکارا جاتا تھا لیکن اس کے نازل ہونے کے بعد لوگوں نے کہنا چھوڑ دیا۔ اس وقت لے پالکوں کو وہ تمام حقوق حاصل تھے جو سگی اور صلبی اولاد کو حاصل ہوتے ہیں۔[28] لہذا یتیم بچوں کو گود لینے سے وہ حقیقی اولاد کی جگہ نہیں لے سکتے۔

اس کے علاوہ، اگر ہم انسانی معاشروں کو دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کم سے کم اسی لاکھ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ گانیہ (Ghana) میں سو مردوں کے مقابلے میں ۱۲۲ عورتیں ہیں۔ تنزانیہ میں ۹۵ مردوں کے لئے ۱۰۰ عورتیں ہیں۔[29] برطانیہ میں مردوں کے مقابلے میں ۴۰ لاکھ عورتیں زیادہ ہیں۔ اور روس میں مردوں کی نسبت ۹۰ لاکھ عورتیں زیادہ ہیں۔[30] اگر کسی معاشرے میں مرد اور عورتوں کا اس طرح غیر متوازن نسبت ہو تو امینہ ودود اس

کے حل کے لئے کیا تجویز پیش کرے گی؟ کیا وہ اضافی عورتیں کنوارہ پن اختیار کرے، طفل کشی یعنی بچیوں کو قتل کرنا شروع کرے یا معاشرہ کو جنسی آزادی دی جائے ؟جس کی وجہ سے عصمت فروشی ،شادی کے بغیر جنسی تعلق اور ہم جنس پرستی وغیرہ جیسے گناہ عام ہو۔ دنیا میں ایسے معاشرے بھی ہیں جہاں تعددِازدواج کے عمل کو ثقافتی اور معاشرتی سطح پر قابلِ احترام تصور کیا جاتا ہے۔ افریقی معاشرے کی عورتیں اپنے شوہر پر زور دیتی ہیں کہ وہ دوسری شادی کرلے تاکہ بیوی تنہائی کا شکار نہ ہو۔ نائجیریا میں ہونے والی ایک سروے کے مطابق، جس میں چھ ہزار عورتوں نے حصہ لیا ۶۰ فیصد عورتوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اُن کے شوہر دوسری شادی کریں۔ اسی طرح کینیا میں کی گئی ایک سروے کے مطابق ۲۷ میں سے ۲۵ عورتوں نے تعددِ ازدواج کو ایک شادی سے زیادہ بہتر جانا بشرطیکہ بیویاں ایک دوسرے کے معاون ہو۔[31] اب اگر کوئی عورت ایک شادی شدہ مرد سے شادی کرنے میں دلچسپی لیتی ہو اور پہلی بیوی کو بھی اعتراض نہ ہو تو اس میں حرج کیا ہے؟

اس کے علاوہ جنگی حالات میں مردوں اور عورتوں کی غیر متوازن نسبت بھی ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔ جنگی صورتِحال میں امریکی انڈین قبیلے مردوں اور عورتوں کی غیر متوازن تعداد سے زیادہ متاثر ہوتے تھے جن کی عورتیں دوسرے حل کے بجائے تعدد ازواج کو ترجیح دیتیں تھیں۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد جرمنی میں مردوں کے مقابلے میں ۷۳لاکھ عورتیں زیادہ تھیں جن میں سے تقریباً ۳۰لاکھ کے قریب بیوہ خواتین تھیں۔اور ۲۰ سے ۳۰ سال کے عمر کے ۱۰۰مردوں کے لئے اسی عمر کی ۱۶۷عورتیں تھیں جن کو ایسی نازک حالات کے پیشِ نظر مردوں کے سہارے کی اشد ضرورت تھی۔ قابض فوج نے ان کی حق تلفی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ بہت سی عورتیں اور جوان لڑکیاں اپنا پیٹ پالنے کے لئے فاتح فوجیوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتی تھیں۔[32] اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عورت کے لئے سب سے باعزت راستہ کونسا ہے؟ اسلام کا بتایا ہوا یا عصمت فروشی کا۔ جن معاشروں میں مردوں کی قلت ہے کیا وہاں پر عورتیں اپنی جذبات و خواہشات کو دبا دیں یا کوئی غیر فطری عمل جیسے ہم جنس پرستی کا راستہ اختیار کریں؟

اسلام میں نکاح مرد و عورت کی باہمی رضامندی سے منعقد ہوتا ہے۔ اور یہی معاملہ تعدد ازواج کے لئے بھی ہے کسی عورت پر یہ دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا کہ وہ ایک شادی شُدہ آدمی سے نکاح کرے۔ اسلام میں تعدد ازواج کو فرض بھی نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ ایک مباح عمل ہے۔[33] اس کے علاوہ عورت نکاح کے وقت اپنے ہونے شوہر سے یہ مطالبہ بھی کرسکتی ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا۔[34]

چونکہ مسلم معاشروں میں مرد و عورت کی تعداد میں زیادہ فرق نہیں ہے اس لئے کثرتِ زواج کا عمل مغربی معاشرے میں شادی کے بنا تعلق سے بہت کم ہے۔ مغربی معاشرے میں ایک مرد ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں تو نہیں رکھ سکتا لیکن اگر وہ بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں سے تعلق رکھنا چاہے تو قانونی طور پر اسے یہ آزادی حاصل ہے۔[35]

اگر مرد کسی ضرورت مند عورت سے شادی کرے اور پہلی بیوی کا دوسری شادی پر اعتراض نہ ہو یا کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس کی شادی کی عمر گزر چکی ہے اور کوئی غیر شادی شدہ نوجوان اس سے شادی کرنے کے لیے تیار بھی نا ہو تو اگر اللہ نے تعدد ازدواج کا حکم نہ دیا ہوتا تو ان عورتوں کا کیا حال ہوتا؟

یہ بات مضحکہ خیز ہے کہ کئی مغربی ممالک میں ہم جنس پرستی کو قانونی جواز حاصل ہے اور کئی ممالک نے تو ہم جنس شادی کو قانونی حیثیت دی ہے۔[36] لیکن کثرتِ زواج کو مسترد کرتے ہیں اور یک زوجیت کے نظام پر اسرار کرتے ہیں[37] ہم جنس پرستی سے خاندانی نظام

خطرے میں پڑ جاتا ہے جبکہ تعد د ازواج میں ایک مر د اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ اُسے بیویوں کے درمیان انصاف قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھنا پڑ تا ہے۔

نتیجہ بحث

امینہ ودود کے خیال میں قرآن کے مفسرین پر ان کے ثقافت کا اثر تھا اس لئے انھوں نے قرآن کی تفسیر اپنے سماج کی روشنی میں کی ہے جبکہ وہ یہ بھول گئی ہے کہ اُن کا نقطہ نظر بھی مغرب آلودہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کئی عورتیں اپنے شوہروں کے لئے دوسری بیوی برداشت نہیں کر سکیں گی۔ تاہم اسلامی قوانین انفرادی مفاد کی بجائے معاشرے کے عمومی فوائد پر ترجیح دیتے ہیں۔ پس، تعد د ازواج سے عورتوں کی حق تلفی نہیں ہوتی بلکہ یہ عمل اُن معاشروں کے لئے بہترین حل ہے جہاں پر عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہو، بیوہ عورتیں ہو، یا کسی عورت کی شادی کی عمر گزر چکی ہے اور کوئی غیر شادی شدہ نوجوان اس سے شادی کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو ایسی صورتِ حال میں تعد د ازدواج سے مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو زیادہ فائدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تعد د ازدواج کا جو تصور اسلام نے پیش کیا ہے اس کا مقصد اعلیٰ اخلاقی اقدار کو فروغ دینا اور مرد و عورت کی عفت کی حفاظت کرنا ہے۔ اور جن معاشروں میں یک زوجیت کا نظام نافذ ہے وہاں ہم جنس پرستی جیسے معاشرتی برائیاں پنپ رہی ہیں اور ہم جنس پرست شادیوں کو قانونی حیثیت دی جا رہی ہیں۔ جو کہ فطرت کے بھی خلاف ہیں اور مذہب کی بھی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

[1] Rohman, Arif. "Reinterpret Polygamy in Islam: A Case Study in Indonesia." *International Journal of Humanities and Social Science Invention*, 2013: 68-74. 68

[2] محمد جوناگڑھی, مولانہ, ترجمہ نگار. قرآن کریم. شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس. 4:3

Muhammad Jonagarahi, Maolana, Tarjuma Nigar. Qur'ān Karim. Shah Fahd Quran Karim Printing Compalex.

[3] Jawad, Haifaa A. The Rights of Women in Islam, London, MacMillan Press Ltd., 1998. p. 44

[4] Fatima Mernissi, The Forgotten Queens of Islam, Cambridge, Polity Press, 1993, p. 54

[5] ۔ابن کثیر, حافظ عمادالدین ابوالفِدا. تفسیر ابنِ کثیر. ترجمہ بذریعہ مولانہ محمد جُوناگڑی۔ جلد اوّل. لاہور: مکتبہ قدُّوسیہ"، ۲۰۰۶. ص،۵۳۸

Ibn e Kathir, Hafiz Imad-ud-Din Ab-ul-Fida. Tafsīr Ibn-e-Kathir. Tarjuma bazar-e-Maolana Muhammad Jonagarahi. Jild Awal. Lahore: Maktaba Qudsia, 2009. P. 538.

[6] مودُودی, ابوالاعلٰی. تفہیم القرآن. لاہور: ترجمانُ القُرآن. ص،۳۲۱

Moadudi, Abu Al A'la. Tafheem-ul-*Quran. Lahore: Tarjuma-nul-Qura'n.P: 321*

[7] Tuppurainen, Anne Johanna. "Challenges Faced by Muslim Women:An Evaluation of the Writings of Leila Ahmed, Elizabeth Fernea, Fatima Mernissi and Amina Wadud." PhD Thesis, University of South Africa, 2010. 127.

[8] Wadud, Amina. *Inside the Gender Jihad: Women's Reform in Islam.* Oxford: Oneworld Publications, 2006. 58.

[9] Tuppurainen. "Challenges Faced by Muslim Women:An Evaluation of the Writings of Leila Ahmed, Elizabeth Fernea, Fatima Mernissi and Amina Wadud." 130-131.

[10] Ibid.132

[11] Ibid.134

[12] Wadud, Amina. *Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective.* 2nd. New York: Oxford University Press, 1999. 2
[13] Wadud, Amina. *Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective.* IX.
[14] Ibid. XX.
[15] Ibid. XVII.
[16] Ibid. XXII.
[17] Wadud, Amina. "Qur'an, Gender and Interpretive Possibilities." *Hawwa*, 2004: 316-336. 327.
[18] Wadud. *Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective.* 5
[19] Ibid. 2-3.
[20] Ibid. 82-83.
[21] Ibid. 83.
[22] Ibid.
[23] Ibid. 84.
[24] Quran: 4:3.
[25] Quran: 4:3.
[26] Quran: 4:129.
[27] Surah Al-Ahzab: 4-5.
[28] کثیر. تفسیرابنِ کثیر. ص،۲۴۶
Kathir. Tafsir Ibn-e-Kathir. P:246
[29] Azeem, Sherif Muhammad Abdul. *Women in Islam versus Women in the Judeo-Christian Tradition.* Cannada: Conveying Islamic Message Society, 2012. 27.
[30]Naik, Zakir Abdul Karim. *Answer to Non-Muslims' Common Questions about Islam.* Islamic Research Foundation. 6. Available at www.irf.net
[31] Azeem, Sherif Muhammad Abdul. *Women in Islam versus Women in the Judeo-Christian Tradition.* 27-28.
[32] Ibid. 28.
[33] Naik. *Answer to Non-Muslims' Common Questions about Islam.* 5.
[34] ZakirNiak Lecture Women's Rights in Islam 2011.
[35] Naik. *Answer to Non-Muslims' Common Questions about Islam.* 7.
[36] Green, Josie."29 countries where same sex marriage is officially legal." *USA Today.* 13 June 2019. https://www.usatoday.com/story/money/2019/06/13/countries-where-same-sex-marriage-is-officially-legal/39514623/ (accessed September 13, 2021).
[37] "Is Polygamy Illegal in the United States." *HG.org Legal Resources.* https://www.hg.org/article.asp?id=31807 (accessed September 13, 2021).